سوال

(307) کنواری یاثیبہ سے شادی کرنے والے کےلئے نماز باجماعت سے پیچھے رہنا جائز نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دولہا کنواری بیوی کے ساتھ ایک ہفتہ اورثیبہ کے ساتھ تین دن گزارتا ہے اور گھر سے باہر نہیں نکلتا حتیٰ کہ نماز باجماعت اداکرنے کےلئے بھی نہیں جاتا کیا یہ سنت سے ثابت ہے کہ وہ نماز باجماعت اداکرنے کےلئے بھی گھر سے نہ نکلے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب کوئی شخص کنواری لڑکی سے شادی کرے تواس کے پاس سات دن قیام کرے، اورپھر باری تقسیم کردے اوراگر شوہر دیدہ سے شادی کرے تواس کے ہاں تین دن گزارے اوراگروہ پسند کرے تواس کے ہاں سات دن گزارے اورپھر باقی بیویوں میں سے بھی ہر ایک کے پاس سات سات دن گزارے اس مسئلہ میں دلیل وہ روایت ہے جوابوقلابہ نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے :

((من السنة إذا تزوج الرجل البكر علی الثیب أقام عندها سبعا وقسم واذا تزوج الثیب علی البكر أقام عندها ثلاثا ثم قسم)) (صحيح البخاري)

’’سنت یہ ہے کہ اگرکوئی مرد شوہر دیدہ کے ہوتے ہوئے کسی کنواری لڑکی سے شادی کرے تواس کے ساتھ سات دن گزارے اورپھر باری تقسیم کردے اوراگرثیبہ سے شادی کرے تواس کے ساتھ تین دن گزارے اورپھر باری تقسیم کردے۔‘‘

ابوقلابہ بیان کرتے ہیں کہ اگرمیں چاہوں تو یہ کہہ سکتا ہوں کہ حضرت انسؓ نے اس حدیث کو مرفوع بیان کیا ہے۔

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے :

((أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما تزوج أم سلمة أقام عندها ثلاثا وقال لها : إنه لیس بك علی أهلك هوان ، إن شئت سبعت لك وإن سبعت لك سبعت لنسائی)) (صحيح مسلم)

نبی اکرم ﷺ نے جب ان سے شادی کی توان کے ساتھ تین دن گزارے اورفرمایا کہ: اگرتم چاہو تومیں تمہارے ساتھ سات دن گزارتا ہوں اور پھر باقی بیویوں میں سے بھی ہر ایک کے پاس سات دن گزاروں گا۔‘‘

لیکن یاد رہے کہ جو شخص کنواری لڑکی سے شادی کرے یا ثیبہ سے اس کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اس وجہ سے مسجد میں نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے نہ جائے کہ اس نے شادی کی ہے کیونکہ اس کی کوئی دلیل نہیں، مذکورہ دونوں حدیثوں میں بھی اس طرف کوئی اشارہ نہیں ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب النکاح : جلد 3 صفحہ 283

محدث فتویٰ